© rasailojaraid.com



# غزل

از جناب الم مظفر نگری

دنیا کہاں نگاہِ حقیقت نگر کہاں
آیا ہوں جستجو میں کسی کی مگر کہاں

ہیں ظلمتیں ہی ظلمتیں ہستی سے تا عدم
میری شبِ فراق کی ہوگی سحر کہاں

بابِ قبول بھی تو انھیں کی ہے بارگاہ
لایا مری فغاں کو فریبِ اثر کہاں

کیا دیکھتا ہے زخم کو یہ دیکھ چارہ گر
دل میں خلش نواز ہے تیرِ نظر کہاں

تم بے نقاب آئے مگر وقتِ واپسیں
اب چشمِ انتظار میں تابِ نظر کہاں

ہر منظرِ بہشت ہے ساقی نگاہ میں
ساغر ہیں تیرے ڈوب کے پہنچی نظر کہاں

بلبل کو درسِ ضبط چمن میں نہ دے کوئی
طوفانِ آب و رنگ کہاں، مشتِ پر کہاں

تھی وقتِ مرگ زیرِ مژہ ایک لہو کی بوند
رکھی چھپا کے میں نے متاعِ جگر کہاں

پروانہ کہہ رہا تھا یہ جل جل کے شمع پر
دیکھو ہوا ہے قصۂ غم مختصر کہاں

ہر جلوہ عکسِ آئینہ ہے بزمِ دہر میں
آئینہ بھی یہاں نہیں، آئینہ گر کہاں

راہِ عدم ہے یہ کہ رہِ ہست و بود ہے
مجھکو خبر نہیں کہ ہوں گرمِ سفر کہاں

ہر ذرہ دے رہا ہے الم دعوتِ جمال

© rasailojaraid.com